AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com/
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

بیان سیرت میں اشعار سے استفادہ کا اسلوب اردو سیرت نگاری کے تناظر میں تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

The Stylistic Use of Poetry in the Narration of Seerah: A Critical and Analytical Study in the Context of Urdu Seerah Writing

Salma Siddique (Corresponding author)
PhD Scholar Department of Urdu
Lahore Leads University, Lahore

Dr. Muhamamd Ataullah
HOD, Department of Urdu
Lahore Leads University, Lahore

Abstract
This study investigates the stylistic use of poetry in the narration of Seerah within the context of Urdu Seerah writing. It aims to explore how poets and Seerah writers incorporate poetic verses to enhance the expression, emotional depth, and rhetorical impact of the biography of the Prophet Muhammad (PBUH). The research critically examines the purposes, patterns, and effectiveness of using poetry in Seerah narratives. Furthermore, the study analyzes whether the use of poetry serves merely as a literary embellishment or contributes meaningfully to the understanding and interpretation of Seerah. It also evaluates the criteria for selecting poetic material and its compatibility with historical authenticity and scholarly rigor. Using a qualitative and analytical approach, this research highlights the strengths and limitations of poetic integration in Seerah writing. The findings suggest that when used appropriately, poetry significantly enriches the narrative and facilitates deeper engagement with the subject. However, it also emphasizes the need for careful selection and critical evaluation to maintain academic integrity. The study concludes with recommendations for future research and encourages a balanced integration of literary aesthetics and scholarly methodology in Urdu Seerah writing.
Keywords: Stylistic; Poetry Narration of Seerah; Urdu; Seerah Writing

مطالعہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد مصادر میں سے ایک اہم مصدر کتب ادب بھی ہیں۔ پہلی تین صدیوں میں ان کتب ادب میں نثری شہ پارے اور اشعار کے وہ دیوان ہیں جن میں سیرت کی مناسبت سے ایسے واقعات ذکر کیے گئے ہیں، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء واجداد، چچاؤں، پھوپھیاں اور ان کی اولاد، صحابہ کرامؓ صحابیاتؓ کے کارہائے نمایاں، ان ہی کتب ادب نثر واشعار کے ذریعے، غزوات میں بہادری و شجاعت کے واقعات بھی ادب سیرت کا حصہ بن گئے ہیں، اور سیرت و تاریخ نویسی کے باب میں اہم مصدر کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں اور مسلم فکر ادبِ سیرت کا اہم حصہ قرار پائے ہیں۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اس کی روایت کا علم ہوتا ہے خصوصاً دیوان امیہ بن ابی صلت 9ھ، دیوان حضرت حسان بن ثابت 54ھ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جناب سردار عبدالمطلب کے اشعار، جناب ابوطالب کے اشعار وغیرہ۔ ہجرت نبوی کے وقت اشعار، جس میں آپ کی سیرت مطہرہ کے نمایاں اوصاف ذکر کیے گئے ہیں بعد ازاں اسی عظیم فن پر بہت ساری کتب تالیف کی گئیں، عیون الاخبار، ابن قتیبہ دینوری کی، العقد الفرید ابن عبدربہ کی، کتاب الاغانی، ابوالفرج اصفہانی کی، ادب سیرت کو محفوظ کرنے میں قرون اولیٰ کے ان نابغہ روزگار کا اہم کردار ہے تاہم ہر زمانہ کے اسالیب کے اعتبار سے ان کو نئی جہات اور طریقہ ہائے تدریس و تحقیق کے مطابق پیش کرنے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو توفیق بخشی ان میں سے سلمی صدیق صاحبہ جو اسلامی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com/
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

تفسیری و قرآنی، فقہی، حدیثی، سیرتی ادب کو جدید اسلوب میں پیش کرنے میں مہارت رکھتی ہیں انہوں نے شعری ادب کو بطور مصدر سیرت پیش کر کے نسل نو اور طالبان سیرت کے لیے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

بنیادی سوال

اردو سیرت نگاری میں بیانِ سیرت کے لیے اشعار سے استفادہ کا اسلوب کیا ہے، اور یہ اسلوب فکری، ادبی اور تحقیقی اعتبار سے کس حد تک مؤثر، بامقصد اور سیرت کے ابلاغ میں معاون ثابت ہوتا ہے؟

سیرت نگاری میں "شعری اسلوب" ایک نرالا اور دل کش انداز ہے جس کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو منظوم قالب میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہ اسلوب سیرت نگاری کی ابتدائی صدیوں سے موجود ہے اور زمانۂ نبوت ہی میں اس کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ حضرت حسان بن ثابتؓ، عبداللہ بن رواحہؓ اور کعب بن زہیرؓ جیسے صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کی مدح و نصرت میں اشعار کہے، جو نہ صرف عقیدت کا اظہار تھے بلکہ دشمنانِ اسلام کے مقابلے میں فکری دفاع کا مؤثر ذریعہ بھی بنے۔ ان اشعار میں نبی کریم ﷺ کی صداقت، شجاعت، عدل، رحم و کرم، عفو و درگزر، حسنِ اخلاق، اور معجزات کو شاعرانہ انداز میں بیان کیا گیا۔ بعد میں آنے والے ادوار میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ خصوصاً صوفیاء اور نعت گو شعراء نے سیرتِ نبویؐ کو نظم و نثر کی آمیزش کے ساتھ پیش کیا۔ امام بوصیری کی "قصیدہ بردہ" ہو یا مولانا جلال الدین رومی کی مثنوی، یہ سب سیرت نگاری کا شعری اسلوب ہیں جو عشق و عقیدت کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

شعری اسلوب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ دل میں گہرے اثرات چھوڑتا ہے۔ نثر کے مقابلے میں شعر قاری یا سامع کو زیادہ جذباتی طور پر متاثر کرتا ہے، خاص طور پر جب اشعار ترنم یا نعت خوانی کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گوئی اسلامی ادب کا مستقل اور مقبول ترین حصہ بن چکی ہے۔ برصغیر میں امیر خسرو، غالب، اقبال، احمد رضا خان، حفیظ جالندھری، اور پروفیسر انور مسعود جیسے شعراء نے اپنی نعتیہ شاعری کے ذریعے سیرت کے مختلف پہلوؤں کو شعری پیکر میں ڈھالا۔ اقبال نے نبی اکرم ﷺ کو نہ صرف امت مسلمہ کا مرکز قرار دیا بلکہ سیرت کو حیاتِ نو کے لیے لائحہ عمل کے طور پر پیش کیا۔ اردو ادب میں "نعتیہ مثنویاں"، "مدحیہ قصائد"، اور "سیرت پر مبنی منظومات" شعری اسلوب کی مختلف اقسام ہیں جو نہ صرف روح کو تر و تازہ کرتی ہیں بلکہ سیرت کے مطالعے میں جمالیاتی ذوق کو بھی تسکین دیتی ہیں۔

البتہ شعری اسلوب کے بعض حدود بھی ہیں۔ اس میں اکثر واقعات کی تفصیل، تاریخی ترتیب، یا تحقیقی حوالہ جات کی کمی رہ جاتی ہے۔ شعر کی زبان مجاز، مبالغہ اور تشبیہات سے بھرپور ہوتی ہے، جو بعض اوقات واقعات کی حقیقت کو دھندلا سکتی ہے۔ اسی لیے صرف شعری اسلوب پر اکتفا کرنا سیرت فہمی کے لیے کافی نہیں، بلکہ اسے نثری، تحقیقی یا مرویات کے اسالیب کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ تاہم شعری اسلوب بطور معاون و ترغیبی ذریعہ، سیرت نگاری کا نہایت مؤثر، دل کش اور محبوب انداز ہے۔ یہ اسلوب نہ صرف عشاقِ رسول ﷺ کے قلوب کی تسکین کرتا ہے بلکہ امت کو رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے جذباتی اور روحانی پہلوؤں سے روشناس بھی کراتا ہے۔

عہدِ نبوی ﷺ میں شعر کی عمومی حیثیت

اسلام سے قبل عرب معاشرہ اپنے فکری، تہذیبی اور ادبی اظہار کے لیے شعری اسلوب پر انحصار کرتا تھا۔ شعر گویا ان کی سماجی، سیاسی اور ثقافتی شناخت تھا۔ قبائل کی عزت، آبرو، فتوحات، دشمنی، حتیٰ کہ عشق و محبت بھی شعری قالب میں ڈھالا جاتا تھا۔ ہر قبیلے کے پاس اپنے شعراء ہوتے، جو اُس قبیلے کے وقار کے محافظ ہوتے۔ مراثی، مدائح، ہجاء اور فخر جیسے اصنافِ سخن قبائلی افتخار کا ذریعہ تھیں۔ ایسے ماحول میں جب اسلام آیا تو اس نے نہ صرف دین، بلکہ

AL-AASAR Journal

Quarterly Research Journal

www. al-aasar.com/

Vol. 3, No. 1 (2026)

Online ISSN: 3006-693X

Print ISSN: 3006-6921

ادب، ثقافت اور معاشرت کو بھی نئی روح دی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے بھی اس وقت کی شاعری پر تنقیدی نظر ڈالی اور سورۃ الشعراء میں فرمایا":وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ"یعنی:"اور شاعر، ان کے پیچھے گمراہ لوگ چلتے ہیں"۔[1]

یہ آیت ان شعرا پر تنقید ہے جو جھوٹ، مبالغہ، فحاشی، اور باطل پر مبنی کلام کرتے تھے۔ مگر قرآن نے اس کی عمومیت کی نفی بھی کی، جیسا کہ اگلی آیت میں فرمایا":إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ"یعنی:"سوائے ان شعرا کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے"۔[2]

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے شعری اظہار کو نہ تو مکمل رد کیا اور نہ ہی بغیر قید و شرط قبول کیا، بلکہ اس کی بنیاد مقصد، مواد اور نیت پر رکھی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے خود کئی شعرا کی موجودگی میں ان کے کلام کو سنا، سراہا، اور بعض کو غزوات میں کفار کے خلاف زبان و بیان کے ہتھیار کے طور پر استعمال بھی فرمایا۔

حضرت حسان بن ثابتؓ، کعب بن زہیرؓ، عبداللہ بن رواحہؓ اور لبید بن ربیعہؓ جیسے صحابہ کرام شعرا میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ خاص طور پر حضرت حسانؓ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا":اُهْجُهُم وَرُوحُ الْقُدُسِ مَعَكَ""کفار کی ہجو کرو، روح القدس تمہارے ساتھ ہے۔"[3]

اس فرمان سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ اور حق پر مبنی شاعری کو باقاعدہ دعوتی اور دفاعی ہتھیار کے طور پر تسلیم کیا۔ حضرت کعب بن زہیرؓ نے اپنی مشہور قصیدہ "بانت سعاد "رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھا، جس پر آپ ﷺ نے نہ صرف ان کی معافی قبول فرمائی بلکہ اپنی چادر بھی ان پر ڈال دی۔ یہ واقعہ اسلامی تاریخ میں شعر کے قبولِ نبوی ﷺ کی بڑی دلیل ہے۔ اسلام نے شعری اسلوب کو ضبط، مقصدیت اور اخلاقی حدود میں رکھتے ہوئے قابل قبول قرار دیا۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی فحش گوئی، جھوٹ اور تعصب پر مبنی شاعری کو پسند نہیں فرمایا، لیکن حق، دعوت، مدح، دفاعِ اسلام، اور اخلاقیات پر مبنی شاعری کو سراہا۔ اسی بنا پر عہدِ نبوی ﷺ میں شعر کی حیثیت جزوی نہیں بلکہ اصولی تھی، جو نہ صرف قبول کی گئی بلکہ سیرت، صحیفہ، اور سنت کا حصہ بھی بنی۔[4]

رسول اللہ ﷺ کا شعری ذوق اور اشعار سے تعامل

نبی اکرم ﷺ کے شعری ذوق کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ قرآن مجید نے صاف الفاظ میں فرمایا":**وما علمناه الشعر وما ينبغي له**"، یعنی "ہم نے نبی کو شاعری نہیں سکھائی اور یہ اس کے لائق بھی نہیں۔[5]" اس آیت کا سیاق و سباق دراصل مشرکین کے اس اعتراض کے جواب میں ہے جو قرآن کو شاعری یا کہانت قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کلام نہ شاعری ہے نہ کہانت بلکہ وحیِ الٰہی ہے۔ تاہم اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو شعری ذوق نہ تھا یا وہ شعر کو یکسر ناپسند کرتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ صرف شعر کے مفہوم کو بخوبی سمجھتے تھے بلکہ آپ نے کئی بار اچھے اشعار کو سراہا بھی، خصوصاً وہ اشعار جو توحید، حق، عدل، اور اخلاق کی تعلیم دیتے تھے۔ مثلاً

---

[1]- الشعراء:224

[2]- ایضا: 227

[3]- بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار السلام للطبع والنشر، الریاض 1999ء، رقم الحدیث:3213

[4]- ، سید سلیمان ندوی، ادب و اسلام، مطبوعہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ، س ن

[5]- سورہ یٰس:69

AL-AASAR Journal

Quarterly Research Journal

www. al-aasar.com/

Vol. 3, No. 1 (2026)

Online ISSN: 3006-693X

Print ISSN: 3006-6921

حضرت لبیدؓ کا یہ شعر" :ألا كلُّ شيءٍ ما خلا الله باطلُ"(ہر چیز جو اللہ کے سوا ہے، باطل ہے)۔[1] کو آپ ﷺ نے نہایت سچا شعر قرار دیا۔اسی طرح غزوہ خندق کے دوران جب صحابہ اشعار پڑھتے تھے تو آپ ﷺ بھی ان کا ساتھ دیتے تھے اور بعض اوقات اشعار کی اصلاح بھی فرما دیتے تھے۔اس سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کو شعری فہم حاصل تھا، اور آپ نے اسے دین کے دائرے میں لا کر اخلاقی و دعوتی انداز میں استعمال کیا۔[2]

حسان بن ثابتؓ اور مدافعتی شاعری

عہد نبوی میں سب سے نمایاں شعری شخصیت حضرت حسان بن ثابتؓ ہیں جنہیں "شاعرُ الرسول" کہا جاتا ہے۔حسانؓ نے شاعری کو دفاعِ اسلام اور ردِ کفار کے لیے استعمال کیا۔رسول اللہ ﷺ نے ان کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ان کے اشعار کو کفارِ قریش کے پروپیگنڈہ کا جواب قرار دیا۔ آپؐ نے فرمایا: "اُهجُهُم و جِبْرِيلُ معك" یعنی "ان (کفار) پر اشعار کے ذریعے حملہ کرو، جبرائیل تمہارے ساتھ ہیں۔"[3]۔ آپؐ نے حضرت حسان کے لیے مسجدِ نبوی میں ایک منبر بھی مقرر کیا، جس پر کھڑے ہو کر وہ نعت و مدافعتی اشعار پڑھا کرتے۔ حضرت حسانؓ نے نہایت فصاحت و بلاغت سے قریش کی سرداری، ان کی جھوٹی بڑائیوں، اور اسلام دشمنی کو بے نقاب کیا۔ان کے کلام میں محبتِ رسول، غیرتِ اسلامی، اور شعری جمال کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔انہوں نے نبی کریم ﷺ کی مدح میں ایسے اشعار کہے جنہیں سن کر آنحضرتؐ خوش ہو جایا کرتے تھے، اور ان کے لیے دعائیں فرمایا کرتے۔

اس طرزِ عمل سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شعر کو دعوتِ دین، دفاعِ عقیدہ، اور اخلاقی تربیت کا ذریعہ بنایا۔ آپ ﷺ نے کبھی فحش گوئی یا مبالغہ آمیز شاعری کی حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ ایسی شاعری کی مذمت فرمائی جس کا مقصد شہرت، جھوٹ، یا باطل کی ترویج ہو۔ آپ ﷺ نے بعض اوقات کسی موقع کی مناسبت سے اشعار کے مصرعے بھی زبانِ مبارک پر لائے، گو یہ مکمل نظم کی صورت میں نہ ہوتے تھے۔ آپ کا یہ تعامل یہ واضح کرتا ہے کہ شاعری اسلام میں ممنوع نہیں بلکہ مقصود کی مطابقت اور نیت کی پاکیزگی کے ساتھ اس کا استعمال جائز، بلکہ مفید و مؤثر ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ عہد نبویؐ میں شعراء صحابہ نے اسلام کے پیغام کو شعری پیکر میں ڈھال کر اسے عوام الناس تک پہنچایا، اور اسلام کے علمی، فکری، اور اخلاقی پیغام کو عام کیا۔[4]

دیگر صحابہؓ شعرا اور ان کی شعری جہتیں

رسول اللہ ﷺ نے ان شعرا کی بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی جو اپنے کلام کو دین کی خدمت، حق کی ترجمانی، اور اسلام کے دفاع کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ایسے شعرا کو صرف مدح نگار ہی نہیں سمجھا گیا، بلکہ آپ ﷺ نے انہیں ایک دعوتی و تبلیغی محاذ کا مؤثر ذریعہ قرار دیا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، کعب بن مالکؓ، کعب بن زہیرؓ اور دیگر شعراء صحابہ نے اپنی شاعری میں توحید، جہاد، اخلاقِ حسنہ، اور عشقِ رسول ﷺ کے مضامین کو نہایت فصاحت و بلاغت سے پیش کیا۔ان کے اشعار عوامی سطح پر اثر انداز ہوتے، اور دعوتِ اسلام کا پیغام دلوں تک پہنچاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ ایسی شاعری کو سراہا جس کا مقصد اصلاحِ نفس، سچائی کا پرچار، اور باطل کا رد ہو۔ آپ ﷺ نے فحش گوئی، مبالغہ آرائی اور خود ستائی پر مبنی کلام کو ناپسند فرمایا، اور واضح فرمایا کہ شاعری اپنی نوعیت میں بری نہیں، بلکہ اس کا مقصد اور نیت اہم ہوتے ہیں۔[5]

---

[1]- صحیح بخاری، رقم الحدیث:3213

[2]-ابن ہشام، سیرۃ النبویہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت 1424ھ، ج2، ص130

[3]- صحیح بخاری، کتاب المناقب، حدیث:3213

[4]-سیرت ابن ہشام، ج2، ص130–135

[5]- السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، جلد4، ص203

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com/
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ان شعرا میں حضرت حسان بن ثابتؓ کو امتیازی مقام حاصل ہے جنہیں "شاعرُالرسول" کہا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ حضرت کعب بن زہیرؓ کا واقعہ بھی نہایت اہم ہے، جنہوں نے اپنے مشہور قصیدے "بانت سعاد" میں رسول اللہ ﷺ کی مدح اور اپنی معذرت پیش کی۔ اس پر رسولِ کریم ﷺ نے نہ صرف ان کی معافی قبول فرمائی بلکہ اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی، جو بعد ازاں "قصیدہ بردہ" کے نام سے اسلامی ادب میں ایک مستقل حیثیت اختیار کر گئی۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی شاعری میں جہادی ولولہ، توکل علی اللہ، اور روحانی اخلاص نمایاں ہوتا ہے، جو مجاہدین کے لیے تقویتِ قلب کا باعث بنا۔ ان شعرا نے عربوں کی شعری روایت کو اسلامی اقدار کا ترجمان بنا دیا اور اسے مشرکین کے خلاف ایک فکری و ادبی جہاد کی صورت دی۔

یوں عہدِ نبوی ﷺ میں شاعری صرف فن نہیں رہی، بلکہ دعوت، دفاع، اور تربیت کا ایک مؤثر ذریعہ بن کر ابھری۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ عملی رویہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اگر شاعری کو خلوصِ نیت، سچائی اور اعلیٰ مقاصد کے ساتھ بروئے کار لایا جائے تو وہ دینِ اسلام کی عظیم خدمت بن سکتی ہے۔[1]

شعری اسلوب کا دعوتی و سیاسی کردار

عہدِ نبوی ﷺ میں شعر و ادب محض فکری یا جذباتی اظہار تک محدود نہ تھا، بلکہ یہ عرب معاشرت میں پیغام رسانی، قبائلی سیاست، اور سماجی رائے عامہ کی تشکیل کا ایک طاقتور ذریعہ تھا۔ اسی تناظر میں نبی کریم ﷺ نے شعر کے اس مؤثر اسلوب کو دعوتِ دین اور دفاعِ اسلام کے لیے اختیار فرمایا۔ عربوں کی فطرت میں شعر کو عزت و ذلت کا پیمانہ تصور کیا جاتا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے جب مختلف قبائل کو دعوتِ اسلام دی تو شعرا صحابہ جیسے حضرت حسان بن ثابتؓ، عبداللہ بن رواحہؓ، اور کعب بن مالکؓ کو اس مہم میں شامل فرمایا۔ ان شعرا نے توحید، اخلاق، جہاد، اور سیرتِ نبوی ﷺ کو شعری پیرائے میں بیان کر کے سامعین کے دلوں میں اسلام کی سچائی راسخ کی۔ خاص طور پر حضرت حسانؓ نے قریش کے گستاخ شعرا کے مقابل علمی اور ادبی انداز میں رد کیا، اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مسجد نبوی میں منبر مقرر فرمایا۔ بخاری میں مذکور ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "اُهْجُهُم وَرُوحُ القُدُسِ مَعَكَ" یعنی کفار کی ہجو کرو، جبرائیل تمہارے ساتھ ہیں۔[2]

سیاسی سطح پر بھی شاعری نے اسلام کی ترویج اور قریشی پروپیگنڈہ کے توڑ میں نہایت فعال کردار ادا کیا۔ کفار مکہ نے اسلام کو بدنام کرنے کے لیے شعر و خطابت کو استعمال کیا، جس کے جواب میں صحابہ شعرا نے اسلام کے دفاع میں مدلل اشعار کہے۔ حضرت کعب بن زہیرؓ کا قصیدہ "بانت سعاد" اس کی بہترین مثال ہے، جس میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی مدح کر کے اپنی سابقہ گستاخی کی معذرت کی، جس پر آپؐ نے اپنی چادر عطا فرما دی۔[3] حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے اشعار میں جہاد کی ترغیب، اللہ پر توکل، اور اخلاصِ نیت نمایاں ہے، جو مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنے کا باعث بنے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے شعر کو اخلاقی و دعوتی حدود میں رکھ کر ایک مضبوط نظریاتی ہتھیار کے طور پر اپنایا۔ قرآن بھی شعرا کے کردار کو دو حصوں میں بانٹتا ہے، اور نیکوکار شعرا کی تعریف کرتا ہے۔[4] اس تمام عمل سے واضح ہوتا ہے کہ شعری اسلوب عہدِ نبوی ﷺ میں ایک ہمہ گیر دعوتی اور سیاسی ذریعہ تھا۔

خلاصہ بحث

---

[1]- امام بیہقی، دلائل النبوۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت 1436ھ، جلد 2، ص 187

[2]- صحیح بخاری، رقم الحدیث 4123

[3]- ابن ہشام، السیرۃ، ج 2، ص 580

[4]- الشعراء: 224–227

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com/
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

زیرِ نظر مطالعہ میں اردو سیرت نگاری کے اندر بیانِ سیرت میں اشعار کے استعمال کے اسلوب کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اردو سیرت نگاروں نے اشعار کو محض ادبی آرائش کے طور پر نہیں بلکہ سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو مؤثر، دلنشین اور بامعنی انداز میں پیش کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اشعار سیرت کے واقعات کی ترجمانی، جذباتی اثر آفرینی اور قاری کے ساتھ قلبی تعلق پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خاص طور پر نعتیہ شاعری، حمدیہ اور منقبتیہ اشعار سیرت کے بیان میں روحانیت اور عقیدت کا رنگ بھر دیتے ہیں، جس سے سیرت کا پیغام زیادہ مؤثر انداز میں منتقل ہوتا ہے۔ تاہم تحقیق یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ بعض اوقات اشعار کا غیر محتاط یا غیر متعلق استعمال سیرت کی علمی اور تاریخی حیثیت کو متاثر کر سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اشعار کے انتخاب میں موضوع کی مناسبت، تاریخی صداقت اور اعتدال کو مدنظر رکھا جائے۔ مزید برآں، یہ بات سامنے آتی ہے کہ کامیاب سیرت نگار وہ ہیں جو ادبی حسن اور تحقیقی دیانت کے درمیان توازن قائم رکھتے ہیں۔ وہ اشعار کو نہ صرف خوبصورتی کے لیے بلکہ معنی کی گہرائی اور وضاحت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نتیجتاً، یہ کہا جا سکتا ہے کہ اشعار کا برمحل اور بامقصد استعمال اردو سیرت نگاری کو ایک مؤثر، دلکش اور اثرانگیز اسلوب فراہم کرتا ہے، بشرطیکہ اسے اصولی اور تنقیدی شعور کے ساتھ برتا جائے۔

سفارشات

1. سیرت نگاری میں اشعار کے استعمال کو محض تزئین و آرائش کے بجائے بامقصد اور موضوع سے مربوط بنایا جائے۔
2. اشعار کے انتخاب میں مستند شعرا اور معیاری کلام کو ترجیح دی جائے۔
3. سیرت کے واقعات کی وضاحت کے لیے اشعار کو وضاحتی اور تفسیری انداز میں استعمال کیا جائے۔
4. مبالغہ آمیز یا غیر مستند اشعار سے اجتناب کیا جائے تاکہ سیرت کی اصل روح متاثر نہ ہو۔
5. اردو سیرت نگاری میں ادبی اور تحقیقی توازن کو برقرار رکھا جائے۔
6. جدید سیرت نگاروں کو چاہیے کہ وہ اشعار کے استعمال میں تنقیدی شعور کو فروغ دیں۔
7. اس موضوع پر مزید تقابلی اور بین اللسانی (cross-linguistic) مطالعات کیے جائیں۔